منافقین کی کیا صفات ہیں؟

قرآن کریم ایک مکمل، عظیم، حیران کن کتاب ہے جو مومنین، کافروں اور منافقوں کی تمام صفات کو مفصل بیان کرتی ہے۔ اس طرح ایک انسان کے لئے آسان ہو جاتا ہے کہ وہ ان صفات کو اپنے سامنے رکھ کر اپنا محاسبہ خود کر کے جان لے کہ وہ کس گروہ میں کھڑا ہے؟

ہم جانتے ہیں کہ بشریت کے آغاز سے دشمن انبیاء اور رسولوں اور ان کے خلفاء کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ کچھ دشمن بیرونی تھے جو ایمان نہیں لائے اور کافروں کی صف میں رہ کر حملے کرتے رہے جبکہ کچھ دشمن اندرونی تھے اور وہ منافق کہلائے۔ منافق اپنے انکار میں عام کافروں سے زیادہ برے ہیں کیونکہ وہ دھوکا دے کر انبیاء اور رسولوں اور انکے خلفاء کی مخالفت کرتے ہیں اور اطاعت کرنا ان کے لئے ایک محال امر ہے ۔ پس وہ مغرور اور متکبر ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کے انبیاء اور رسولوں اور انکے خلفاء سے زیادہ بہتر ہیں جیسا کہ قرآں کریم بیان کرتا ہے کہ : { وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ } : اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کی خاطر سجدہ کرو تو وہ سب سجدہ ریز ہو گئے سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور استکبار سے کام لیا اور وہ کافروں میں سے تھا (البقرۃ 35)

اس آیت سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ابلیس ہر اس کی نمائندگی کرتا ہے جو اطاعت کا جوا اتار کر بغاوت کا اعلان کرتا ہے اور اپنے دوستوں کو اطاعت کا انکار سکھاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ انبیاء اور رسولوں اور خلفاء سے زیادہ بڑا ہے سو وہ اپنی عظمت کا اعلان کرتا ہے اور اپنے پیروکاروں کو بتاتا ہے کہ ہم ان سے افضل ہیں۔ اور یہ وہ بات ہے جسے ہم مندرجہ ذیل آیت میں پاتے ہیں : { قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ } : اس نے کہا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ کرے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے تو آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے گیلی مٹی سے پیدا کیا (الأعراف 13)

فساد کی طرف مائل ہونا ان کی سرشت میں شامل ہوتا ہے لیکن یہ نظام پر اپنے گندے حملے اصلاح کا جھنڈا بلند کرتے ہوئے کرتے ہیں جیسا کہ ہم اس آیت میں دیکھتے ہیں : { وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (12) أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ }: اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں ہم تو محض اصلاح کرنے والے ہیں (12) خبر دار! یقیناً وہی ہیں جو فساد کرنے والے ہیں لیکن وہ شعور نہیں رکھتے (البقرۃ 12-13)

انکی صفات میں یہ بات شامل ہے کہ وہ عامہ الناس کے ایمان کا انکار کرتے ہیں اور وہ مومنین کو بیوقوف قرار دیتے ہیں جیسا کہ ہمیں یہ آیت بتاتی ہے : {وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ }: اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لے آؤ جیسا کہ لوگ ایمان لے آئے ہیں کہتے ہیں کیا ہم ایمان لے آئیں جیسے بے وقوف ایمان لائے ہیں خبر دار! وہ خود ہی تو ہیں جو بے وقوف ہیں لیکن وہ علم نہیں رکھتے (البقرۃ 14)

دھوکہ دینا اور استہزاء کرنا انکے خصائص کا حصہ ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے : { وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ }: اور جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے اور جب اپنے شیطانوں کی طرف الگ ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں یقیناً ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو (ان سے) صرف تمسخر کر رہے تھے (البقرۃ 15)

وہ اس لئے استہزاء کرتے ہیں کہ وہ اپنے علم پر غرور کرتے ہیں جیسا کہ ہم اس آیت میں پڑھتے ہیں کہ : { فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ }: پس

جب اُن کے پاس ان کے پیغمبر کھلے کھلے نشان لے کر آئے تو وہ اسی علم پر شاداں رہے جو اُن کے پاس تھا اور ان کو اسی بات نے گھیر لیا جس سے وہ تمسخر کیا کرتے تھے (غافر 84)

نیز وہ سمجھتے ہیں کہ انکا علم اس دنیاوی زندگی میں انکی کامیابی کا سبب ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے: {إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ } : پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ میں محض ایک علم کی بنا پر دیا گیا ہوں۔ حقیقت میں یہ تو ایک بڑا فتنہ ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے (الزمر 50)

اس طرح خدا کی نعمت ہر متکبر اور مغرور انسان کے لئے آزمائش بن جاتی ہے۔

وہ یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ انبیاء اور رسول اور خلفاء عام انسان ہوتے ہیں اور ان میں کوئی خاص صفت نہیں ہوتی جیسا کہ ان کے ان سوالوں سے ظاہر ہے کہ: ان لوگوں پر وحی کے ساتھ فرشتے کیوں نازل نہیں ہوتے؟ ان کے پاس زمینی قوت کیوں نہیں ہے؟ اور اس طرح کی باتوں سے وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل آیت میں ہے کہ: { وَقَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا (8) أَوْ يُلْقَى إِلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا (9) انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا } : اور وہ کہتے ہیں کہ اس رسول کو کیا ہو گیا ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے کیوں نہ اس کی طرف کوئی فرشتہ اُتارا گیا جو اس کے ساتھ مل کر (لوگوں کو) ڈرانے والا ہوتا (8) یا اس کی طرف کوئی خزانہ اُتارا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہوتا جس سے یہ کھاتا اور ظالموں نے کہا کہ تم لوگ یقیناً ایک ایسے آدمی کے سوا کسی کی پیروی نہیں کر رہے جو سحر زدہ ہے (9) دیکھ تیرے بارے میں وہ کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں پس وہ گمراہ ہو چکے ہیں اور کسی راہ کی استطاعت نہیں رکھتے (الفرقان 8-10)

ایک اور بات کہ منافق سمجھتے ہیں کہ وہ بغیر اطاعت کے خدا تک پہنچ سکتے ہیں سو انکے اور انکے خدا کے درمیان کسی امیر کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنے فیصلے خدا کے کلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر کے مطابق نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے فیصلہ شیطان سے کرواتے ہیں۔ اور اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔ سو خدا تعالیٰ ان کی اس سوچ کا انکار کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ: { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (60) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا }: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لَوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے (60) کیا تُو نے ان لوگوں کے حال پر نظر کی ہے جو گمان کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں جو تجھ پر اتارا گیا اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے اتارا گیا وہ چاہتے ہیں کہ فیصلے شیطان سے کروائیں جبکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس کا انکار کریں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ اُنہیں دُور کی گمراہی میں بہکا دے (النساء 60-61)

{ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا } :اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی طرف آؤ جو اللہ نے اتارا ہے اور رسول کی طرف آؤ تو منافقوں کو تُو دیکھے گا کہ وہ تجھ سے بہت پرے ہٹ جاتے ہیں (النساء 62)

{ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا } : پھر انہیں کیا ہو جاتا ہے جب اُن پر کوئی مصیبت ٹوٹتی ہے، بسبب اس کے جو اُن کے ہاتھوں نے

آگے بھیجا تب وہ تیرے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا تو احسان کرنے اور اصلاح کرنے کے سوا کوئی ارادہ نہ تھا(النساء 63)

یہ منافق لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بڑے بڑے پروگرام بناتے ہیں جیسا کہ یہ آیت بتاتی ہے کہ:

{ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ (17) ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ }:اس نے کہا کہ بسبب اس کے کہ تُو نے مجھے گمراہ ٹھہرایا ہے میں یقیناً ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا (17) پھر میں ضرور ان تک ان کے سامنے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کے دائیں سے بھی اور ان کے بائیں سے بھی آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا (الأعراف17-18)

ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے پہلے گمراہ ہونے والے انکے وہ قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں جو منافقین کے سرداروں سے خدا کی نسبت زیادہ وفا کرتے ہیں اور انکے وہ محبوب ہوتے ہیں جو دین کے بالمقابل دنیا اور اسکے فائدوں سے محبت رکھتے ہیں اور وہ کافروں کے گھروں کو مؤمنین کے گھروں پر فضیلت دیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ:{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (23) قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ } : اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم اپنے آباء کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ پکڑو اگر انہوں نے ایمان کی بجائے کفر پسند کر لیا ہو اور تم میں سے جو بھی اُنہیں دوست بنائیں گے تو یہی ہیں جو ظالم لوگ ہیں (23) تو کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہارے اَزواج اور تمہارے قبیلے اور وہ اموال جو تم کماتے ہو اور وہ تجارت جس میں گھاٹے کا خوف رکھتے ہو اور وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں اللہ اور اس

کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ پیارے ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لے آئے اور اللہ بدکردار لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا(التوبۃ 23-24)

اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

وہ سمجھتے ہیں کہ وہ آزاد لیڈر رہیں اور انکے اختیار میں ہے کہ وہ جو ناپسند کریں اسکی پابندی نہ کریں حالانکہ اللہ تعالی انکے رد میں فرماتا ہے کہ: { وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا } : اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے معاملہ میں اُن کو فیصلہ کا اختیار باقی رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ بہت کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے (الأحزاب 37)

منافقین میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو کبار امت میں سے ہوتے ہیں لیکن مرتد ہو جاتے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا اور احادیث میں عبد اللہ بن ابی سرح کا ذکر ہے جو کاتب وحی تھا لیکن شیطان نے اسے پھسلا دیا اور مرتد ہو کر کافروں سے جا ملا۔ پس وہ باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قرب کا مقام رکھنے کے مرتد ہو گیا اور دین حق سے پھر گیا اور اسلام کے دشمنوں سے جا ملا۔

اس طرح مولوی محمد علی صاحب جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے صحابی تھے اور دینی مضامین اور مقالات وغیرہ لکھتے تھے اطاعت سے باہر نکل گئے اور حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جماعت

سے باہر نکل گئے۔ اور یہ قصہ حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کے زمانہ میں بھی دہرایا گیا جبکہ عربک ڈیسک کا ایک کاتب مرتد ہو کر جماعت احمدیہ کے مخالفوں سے جاملا۔

سو اگر ایسے واقعات مستقبل میں بھی ہوتے رہے تو کوئی اچھنبے کی بات نہیں ہے یہ خدا کی ایک سنت ہے اور وہ سنت کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔

{ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ } : اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنے بنائے کہ وہ اس میں مکر و فریب سے کام لیتے رہیں اور وہ اپنی جانوں کے سوا کسی سے مکر نہیں کرتے اور وہ شعور نہیں رکھتے (الأنعام 124)

پس اللہ تعالی لوگوں سے غنی اور مستغنی ہے اور اسے کسی کی ضرورت نہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے۔ سو کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مشہور شخصیت کو اپنے ایمان اور دین کی اساس بنائے کیونکہ اگر اس مشہور شخصیت کے ایمان کو ٹھوکر لگی تو اسکے ایمان کو بھی ٹھوکر لگے گی اور یہ بہت گھاٹے کا سودا ہو گا۔ اللہ تعالی ایسے گمراہ ہونے اور کرنے والوں کے لئے فرماتا ہے کہ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (55) إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ (56) وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ } : اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے جو اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو ضرور اللہ (اس کے بدلے) ایک ایسی قوم لے آئے گا جس سے وہ محبت کرتا ہو اور وہ اُس سے محبت کرتے ہوں، مومنوں پر وہ بہت مہربان ہوں گے (اور) کافروں پر بہت سخت۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہ رکھتے ہوں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بہت وسعت عطا

کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے (55) یقیناً تمہارا دوست اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (خدا کے حضور) جھکے رہنے والے ہیں (56) اور جو اللہ کو دوست بنائے اور اس کے رسول کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تو اللہ ہی کا گروہ ہے جو ضرور غالب آنے والے ہیں (المائدۃ 55-57)

{ وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ }: اور انہوں نے تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں بہترین ہے (آل عمران 55)

آخر میں ہمارا یہی اعلان ہے کہ ساری تعریف رب العالمین کے لئے ہے۔